السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا سوال یہ ہے کہ وضو کرتے وقت اگر کوئی شخص کلی نہ کرے یا ناک میں پانی نہ ڈالے تو کیا اس کا وضو مکمل ہو جاتا ہے یا اگر وضو کے بعد اٹھ کر دوسرے پانی سے یہ عمل بھی کر لے تو کیا یہ وضو صحیح ہوا ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ صالح المنجد ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وضوء دو طرح سے ثابت ہے :

پہلا : واجب کردہ طریقہ :

اول :

پورا چہرہ ایک بار دھونا، اس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی شامل ہے

دوم :

دونوں بازو کہنیوں تک ایک بار دھونے

سوم :

سارے سر کا مسح کرنا، اس میں کانوں کا مسح بھی شامل ہے

چہارم :

دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت ایک بار دھونا، ایک بار دھونے سے مراد یہ ہے کہ سارا عضو دھویا جائے

پنجم :

ترتیب کے ساتھ اعضاء کا دھونا یعنی پہلے چہرہ دھویا جائے، پھر دونوں بازو، اور پھر سر کا مسح اور پھر دونوں پاؤں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ترتیب کے ساتھ وضوء کیا تھا

ششم :

موالاۃ یعنی : اعضاء کو مسلسل دھونا کہ ایک عضو دھونے کے بعد دوسرا عضو دھونے میں زیادہ وقت فاصلہ نہ ہو، بلکہ ایک عضو کے بعد دوسرا عضو دھویا جائے

یہ وضوء کے فرائض ہیں جن کے بغیر وضوء صحیح نہیں ہوتا

ان فرائض کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھویا کرو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پھر طہارت کرو اور اگر تم مریض ہو

یاسفر میں یا تم میں سے کوئی ایک پاخانہ کرے یا پھر بیوی سے ‌جماع کرے اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کر لو، اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کرنی چاہتا ہے، تاکہ تم شکر کرو المآئدۃ (6).

دوسرا طریقہ : یہ مستحب ہے

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں وارد ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے :

1-انسان طہارت کرنے اور ناپاکی دور کرنے کی نیت کرے، اور یہ نیت زبان سے ادا نہیں ہوگی، کیونکہ نیت کی جگہ دل ہے، اور یہ دل سے ہوتی اور اسی طرح باقی سب عبادات میں بھی نیت دل سے ہوگی

2-پھر بسم اللہ پڑھے

3-تین بار دونوں ہاتھ دھوئے

4-پھر تین بار کلی کرے (کلی یہ ہے کہ مونہہ میں پانی ڈال کر گھمائے) اور تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑے

5-اپنا چہرہ تین بار دھوئے، لمبائی میں چہرہ کی حد سر کے بالوں سے لیکر تھوڑی کے نیچے تک، اور چوڑائی میں دائیں کان سے بائیں کان تک ہے، مرد کی داڑھی اگر گھنی ہو تو وہ داڑھی کو اوپر سے دھوئے اور اندر کا خلال کرے، اور اگر کم ہو تو ساری داڑھی دھوئے

6-پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے، ہاتھوں کی حد انگلیوں کے ناخنوں سے لیکر بازو کے شروع تک ہے، اگر دھونے سے قبل ہاتھ میں آٹا یا مٹی یا رنگ وغیرہ لگا ہو تو اسے اتارنا ضروری ہے، تاکہ پانی جلد تک پہنچ جائے

7-اس کے بعد نئے پانی کے ساتھ سر اور کانوں کا ایک بار مسح کرے ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے نہیں، سر کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پیشانی کے شروع میں رکھے اور انہیں گدی تک پھیرے اور پھر وہاں سے واپس پیشانی تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر دونوں انگشت شہادت کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر اندر کی طرف اور اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے باہر کی طرف مسح کرے

عورت اپنے سر کا مسح اس طرح کرے کہ وہ پیشانی سے لیکر گردن تک لٹکے ہوئے بالوں پر مسح کرے، اس کے لیے کمر پر لٹکے ہوئے بالوں پر مسح کرنا ضروری نہیں

8-پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئے، ٹخنے پنڈلی کے آخر میں باہر نکلی ہوئی ہڈی کو کہتے ہیں

مندرجہ بالا طریقہ کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے وضوء کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ تین بار دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، اور پھر بایاں ہاتھ بھی اسی طرح، پھر سر کا مسح کیا اور پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین بار دھویا، پھر بایاں بھی اسی طرح دھویا اور فرمانے لگے :

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضوء کرتے ہوئے دیکھا جس طرح میں نے یہ وضوء کیا ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا پھر اٹھ کر دو رکعت ادا کیں جن میں وہ اپنے آپ سے باتیں نہ کرے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"

صحیح مسلم کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (331).

وضوء کی شروط :

اسلام : کافر کا وضوء صحیح نہیں ہوگا

عقل : اس طرح پاگل اور مجنون کا وضوء صحیح نہیں

تمیز : چھوٹے بچے اور جو تمیز نہ کر سکے اس کا وضوء صحیح نہیں

نیت : بغیر نیت وضوء صحیح نہیں، مثلا کوئی شخص ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے وضوء کرے تو اس کا وضوء صحیح نہیں

وضوء کرنے کے لیے پانی طاہر ہونا بھی شرط ہے، کیونکہ اگر پانی نجس ہو تو اس سے وضوء صحیح نہیں

اسی طرح اگر جلد یا ناخن پر کوئی چیز لگی ہو جس سے پانی نیچے نہ پہنچے تو اسے اتارنا بھی شرط ہے، مثلا عورتوں کی نیل پالش وغیرہ

جمہور علماء کرام کے ہاں بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ واجب ہے یا سنت، وضوء کے شروع میں یا درمیان میں یاد آجانے کی صورت میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے

مرد اور عورت کے وضوء کے طریقہ میں کوئی اختلاف نہیں

وضوء سے فارغ ہونے کے بعد درج ذیل دعاء پڑھنی مستحب ہے :

"أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله"

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں.

اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان ہے :

"جو کوئی بھی مکمل وضوء کرے اور پھر وہ یہ کلمات کہے :

"أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله"

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جن میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے "

صحیح مسلم کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (345).

اور ترمذی شریف کی روایت میں درج ذیل الفاظ زیادہ ہیں :

"اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين"

اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا، اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں شامل کر"

سنن ترمذی کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (50) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (48) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

دیکھیں : الملخص الفقھی للفوزان (36/1).

اور آپ کا یہ کہنا :

میری دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمارے نبی پر اپنی رحمت نازل فرمائے، اس کے متعلق گزارش ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہی کچھ مشروع ہے جس کا اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان پر درود پڑھیں، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا اللہ تعالی اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اس پر درود و سلام پڑھا کرو الاحزاب (56).

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی